بسم اللہ الرحمن الرحیم
مقالاتِ کاظمی
حصہ اول
علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی
مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار، راولپنڈی، پاکستان

کتاب ——— مقالاتِ کاظمی جلد اول

تصنیف ——— علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

مرتبہ ——— مولانا غلام رسول صاحب سعیدی

کتابت ——— محمد حنیف گل ،

طباعت بار اوّل ——— رجب المرجب ١٣٩٧ھ

مطبع ——— لاہور

صفحات ——— ٥٠٣

قیمت ———

اگر شکر کروگے تو میں تمہارے مراتب میں زیادتی کروں گا۔

حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے زیادتی دی۔ زمین سے چوتھے آسمان پر لے گیا۔ حضرت عیسیٰ وہاں بھی شکرگزار رہے۔ اب چاہیے تھا کہ انہیں اور بلندی پہ لے جاتا یہاں تک کہ عرش پر لے جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں حضور کے پہلو میں لائے گا۔ معلوم ہوا کہ جو عظمت اور بلندی جوار مصطفیٰ میں ہے وہ عرش کو بھی حاصل نہیں ہے۔ حضرت نے جب یہ دلیل قائم کی تو قاضی نجد دم بخود رہ گیا۔

فوائد حدیث

جامعہ اسلامیہ میں ایک مرتبہ حدیث شریف پڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ اس پر ایک طالب علم نے سوال کیا کہ تابعی وہ ہوتا ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہو۔ بلکہ آپ کے صحابی کو دیکھا ہو تو تابعی حضور سے کیسے روایت کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی، بعد میں وہ العیاذ باللہ مرتد ہو گیا اور من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ۔ مرتد ہونے کے بعد اس کے تمام اعمال اکارت ہوئے۔ شرف صحابیت بھی جاتا رہا۔ حضور کے وصال کے بعد وہ پھر ایمان لے آیا اور اس نے صحابہ کو دیکھا۔ اب وہ تابعی ہوا۔ اس کے بعد اگر وہ حضور سے سنی ہوئی کسی روایت کو بیان کرے تو وہ حضور سے تابعی کی روایت ہوگی صحابی کی نہیں۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں استغفار سے منع فرمایا ہے:

ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔

نیز جب آپ کے استغفار کے باوجود اس کی مغفرت نہ ہوئی تو آپ کی شان محبوبیت اور استجابت دعا پر حرف آیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا، حضور نے عبداللہ بن ابی کے لیے دعا کب مانگی۔ نماز جنازہ میں آپ نے فرمایا:

اللھم اغفر لحینا و میتنا۔

اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو اور وہ ہمارا کب
تھا اور تو بتے جی ہمارے انہیں مبارک ہو۔ رہا یہ سوال کہ کیا اب بھی کوئی شخص کسی مرتد
کا جنازہ اس تاویل سے پڑھ سکتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا:

ولا تصل علی احد منہم مات ابدا۔

ان میں سے کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں حضور نے اس کی نماز جنازہ اس آیت کے نزول سے
پہلے پڑھائی تھی۔ لہذا حضور کا عمل جائز تھا اور اب جو پڑھائے گا اس کا فعل ناجائز ہوگا۔ باقی
یہ سوال کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آپ اس کے لیے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تو میں نہیں بخشوں گا
اس کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیع القلبی، حلم اور رحمت کا تو یہی تقاضا تھا کہ آپ
اپنے بدترین دشمنوں کے لیے بھی استغفار چاہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرما دیا کہ میں سب کو
معاف کر سکتا ہوں، مگر محبوب کے گستاخوں کو معاف کر دوں۔ یہ تو قانون محبت کے خلاف ہے۔
جس طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور نے حضرت علی سے فرمایا: میرا نام (محمد رسول اللہ) کاٹ کر
محمد بن عبداللہ لکھ دو، لیکن حضرت علی نے یہ نام نہیں کاٹا اور فرمایا:

لا امحوک ابدا۔

اور ان کا یہ نام نہ کاٹنا اور آپ کی بات کا نہ ماننا اور لا امحوک ابدا کہنا آپ کی محبت کی وجہ
سے تھا۔ اسی طرح آپ کے استغفار کے باوجود اللہ تعالیٰ کا عبداللہ بن ابی کو نہ بخشنا، اور لن
یغفر اللہ لہم فرمانا آپ کی محبت کی جہت سے تھا۔

ایک مرتبہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر کی
رائے تھی۔ انہیں قتل کر دیا جائے اور حضرت ابوبکر اور بعض دوسرے صحابہ کی رائے تھی کہ انہیں
فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی رائے کو پسند کر لیا تھا اور بعد
میں قرآن حضرت عمر کی رائے کے مطابق نازل ہوا، چنانچہ ارشاد ہوا:

تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ۔

تم مال دنیا کا ارادہ کرتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے۔ اس سے لازم آیا کہ حضرت عمر کی

رائے حضور کے مقابلہ میں صحیح ہو۔ حضرت نے جواب میں فرمایا: یہ وعید ان لوگوں کی طرف متوجہ